"میں تیری حفاظت کروں گا۔ خدا تیرے اندر اتر آیا تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔" (کتاب البریۃ ص۷۵)

اور ایک مقام پر تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، مصنفہ مرزا قادیانی)

اور:-

"اَنتَ مِنّی بِمَنزِلَۃِ بُروزی — تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہو گیا۔" (وحی مقدس ص۴۵)

یہ ہیں خداوند ذی الجلال کے بارہ میں قادیانی عقائد۔

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ — اللہ ان صفات سے منزہ اور پاک ہے جن سے وہ متصف کرتے ہیں۔ (سورہ انعام)

درآنحالیکہ باری تعالیٰ نے اپنے کلام میں صراحتاً ان عقائد باطلہ کی تردید کر دی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ — تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا اور جس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔" (سورہ اخلاص)

اور فرمایا:

"لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ — تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے مسیح ابن مریم کو خدا کہا۔"

اور فرمایا:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۭ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى — اے کتاب والو! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور اللہ کے بارے میں سچی بات کے علاوہ اور کچھ مت کہو۔ نہیں ہیں مسیح ابن مریم مگر اللہ کے

ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ	رسول اور اس کے کلام جس کو مریم کی طرف
اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ	ڈالا اور روح اس کے ہاں کی، سو اللہ کو
فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُولُوا	مانو اور اس کے رسولوں کو اور یہ نہ کہو کہ خدا
ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ ط	تین ہیں، اس بات کو کہنے سے رک جاؤ۔
اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ	اس میں تمہاری بہتری ہے۔ خدا صرف ایک ہی
اَنْ يَّكُونَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي	ہے۔ اس کو لائق نہیں کہ اس کی اولاد ہو،
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَ	زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اسی کا
كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا (نساء: ۱۷۱)	ہے اور کافی ہے اللہ کارساز۔

نیز ارشاد فرمایا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُنِ ابْنُ	یہودیوں نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور
اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيحُ	نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کے
ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ	اپنے منہ کی باتیں ہیں (حقیقت سے جن کا کوئی
يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ	تعلق نہیں) جیسے پہلے کافروں کی ریس میں
كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ	کہہ رہے ہیں خدا کی مار ہو ان پر۔ یہ کہاں بھٹکے
اَنّٰى يُؤْفَكُونَ (توبہ: ۳۰)	پھر رہے ہیں

ہم بھی قادیانیوں کو ان عقائد پر اس کے سوا کچھ نہیں کہتے:

يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ
اَنّٰى يُؤْفَكُونَ ——————— (جاری ہے)

نوٹ

تمام خریداروں اور ایجنسیوں کو ترجمان الحدیث بروقت روانہ کیا جاتا ہے۔ ڈاک خانہ والوں کی بے احتیاطی سے اگر کبھی تقسیم پرچہ میں کوتاہی واقع ہو تو متعلقہ ڈاکخانہ سے پتہ کرکے اطلاع دیں تاکہ دوبارہ ارسال کیا جا سکے۔

ناظم دفتر

جناب راسخ عرفانی

گذرگاہِ افکار

حادثے کتنے سرِ دشت و گلستان گزرے
آن رکھنے کے لیے جان سے انساں گزرے

دولتِ صبر و سکوں غم کے حوالے کر کے!
دل میں کیا کیا نہ خیالاتِ پریشاں گزرے

حوصلہ پھر بھی کسی طور نہ ہارا ہم نے!
سینکڑوں سر سے مہمات کے طوفاں گزرے

باغِ افکار کی موہوم گزرگاہوں سے!
جب بھی گزرے وہ مرے غم سے گریزاں گزرے

پھر طلب گارِ بلندی ہیں مقاصد میرے
پھر میرے سر سے ذرا گردشِ دوراں گزرے

شامِ مسموم کی ظلمت نے جسے گھیرا ہے
کاش اس باغ سے پھر صبحِ بہاراں گزرے

فیضِ گریہ سے شبِ تار میں بھی اے راسخ
میری نظروں سے کئی ماہِ درخشاں گزرے

مختلف شہروں میں

ماہنامہ "ترجمان الحدیث" ملنے کے نئے پتے

جام پور	محمد یٰسین صاحب راہی اڈا بلوچ ٹرانسپورٹ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خاں
سرگودہا	محمد یونس اسلامک نیوز ایجنسی 8/17 سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا
حیدر آباد	مستری محمد یوسف ولد محمد علی سرور گلی لائن شاہی بازار حیدر آباد
منڈی صادق گنج	محمد عبد اللہ ایجنٹ اخبارات و رسالہ جات منڈی صادق گنج ضلع بہاولنگر
سیالکوٹ	ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز ریلوے روڈ سیالکوٹ
شکر گڑھ	عبد الرحیم صاحب قریشی ریٹائرڈ مدرس محلہ چوک بخاری شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ
کاموںکے	شیخ بشیر احمد صاحب خازن جمعیت اہل حدیث منڈی کاموںکے ضلع گوجرانوالہ
لائل پور	مکتبہ افکار اسلامی شیخ محمد اسحاق صاحب کچہری بازار لائل پور
ٹوبہ ٹیک سنگھ	ناصح سرہندی پریس رپورٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور
لودھراں	خواجہ نیوز ایجنسی پروپرائیٹر خواجہ عبد الحمید لودھراں ضلع ملتان
مظفر گڑھ	خادم حسین جھنگوی بذریعہ اسلامی کتب خانہ چوک بازار مظفر گڑھ
خانپور	ارشد جاوید لیکچرار نفسیات ترقی تعلیم کالج خانپور ضلع رحیم یار خان
مردان	پروپرائیٹر عبد المالک انٹرنیشنل بک ایجنسی جہانگیر مارکیٹ بنک روڈ مردان
بھلوال	حاجی محمد عمر ٹرنک فروش مین بازار بھلوال ضلع سرگودہا
بہاول پور	اسلامک نیوز ایجنسی شاہی بازار بہاولپور
لالہ موسیٰ	عبد الحمید صاحب مکتبہ اسلامیہ تاجر کتب لالہ موسیٰ
کراچی	لانڈھی فاروق احمد آزاد خطیب جامع الہدیٰ A-6 لانڈھی کراچی
شکار پور	حافظ محمد ابراہیم معرفت عبد المجید لکھی در شکار پور۔
ملتان	مولانا محمد اسماعیل عقیل سلفی ناظم اعلیٰ جمعیت شبان اہل حدیث مکان نمبر 1690/291 احمد آباد ملتان

ماسٹر صالح محمدؐ ھنگورا کراچی

تاریخ اسلامی سندھ کا ایک زرّیں باب

منصورہ — تاریخ کے آئینے میں

تعارف اور محل وقوع

بنی امیہ کے دورِ خلافت کے آخری ایام میں جب حکم بن عوام کلبی کا تقرر بحیثیت ایک گورنر ہوا تو وہ اپنے ساتھ غازیٔ اعظم فاتح سندھ محمد بن قاسم کے فرزند عمر بن محمد بن قاسم کو بھی ساتھ لے آئے۔ عمر بن محمد بن قاسم نے یہاں آتے ہی یہاں کی بغاوتیں فرو کیں اور مزید فتوحات حاصل کیں۔ بہت سے علاقے اسلامی قلمرو میں شامل کیں۔ انہی فتوحات کی یادگار کے طور پر دریائے سندھ کے مغربی کنارے ایک جزیرہ پر نیا شہر دمشق کے طرز پر سنہ ۱۲۰ھ میں تعمیر کروایا جو "منصورہ" کے نام پر موسوم ہوا۔ آگے چل کر یہی سندھ کا دارالخلافہ بنا۔ ابن حوقل کے قول کے مطابق:

"یہ مربع نما شہر تھا جو سنہ ۴۲۱ھ بمطابق سنہ ۱۰۱۱ء سلطان محمود غزنوی کے کفرستانِ ہند پر حملہ تک برابر تین سدیاں سندھ کا دارالخلافہ رہا۔ شہر کی عمارتیں لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ فقط جامع مسجد پتھروں سے تعمیر کی گئی تھی جو عمان کی جامع مسجد کی طرز پر بنائی گئی تھی۔ شہر کے چار دروازے تھے باب البحر۔ باب طوران۔ باب سندان۔ باب ملتان [1]"

منصورہ کی حدود دیبل سے الور تک تھیں۔ تقریباً تین لاکھ چھوٹے بڑے دیہات اور گاؤں ریاست میں شامل تھے جن میں سے دیبل، زندریج، کدار، مابل، تبلی، بانیہ، سدوسان صیمور (چیمور) سوبارہ، ملتان اور الور خاص شہر تھے۔

مندرجہ بالا شہر کھیتوں اور باغات کی کثرت کی وجہ سے ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے۔ امیر دل

[1] بحوالہ احسن التقاسیم مقدسی، ص ۴۷۸ و ابن حوقل باب منصورہ

کی فوجی طاقت مسعودی کے بیان کے مطابق چالیس ہزار تھی۔ اس میں اسی ہاتھی تھے اور ہر ایک کے ساتھ پانچ سو کا پیادہ دستہ رہتا تھا۔ ہاتھیوں میں "منصر فلس حیدرہ نامی" دو مشہور ہاتھی تھے۔

بشاری نے جن شہروں کا نام "منصورہ" کی ریاست میں دکھاتے ہیں ان میں "سوبارہ" بڑی اہمیت رکھتا تھا۔ پہلے یہ شہر کنبھاٹ کی کھاڑی پر ہندوستان کا مشہور شہر تھا۔

منصورہ کی علمی اور مذہبی حالت

دار الخلافہ ہونے کی وجہ سے منصورہ کا یہ شہر علماء، فضلاء اور سادات کے فیض کی بدولت علمی لحاظ سے سندھ کا دمشق اور بغداد ثانی بن چکا تھا۔ یہاں علماء و فضلاء کے ساتھ ساتھ نامور ادیب اور شعراء بھی موجود تھے۔ بنو دعرب اور عراق کی وہ نامور ہستیاں، جو علمی شہرت میں باکمال سمجھی جاتی تھیں، اپنا وطن چھوڑ کر منصورہ میں سکونت پذیر ہو چکی تھیں۔

۱۔ مطیع بن ایاس

عرب کا یہ مشہور شاعر ہشام تغلبی کے دور حکومت میں منصورہ آیا تھا اور ایک لمبے عرصے تک یہیں مقیم رہا[۱]

۲۔ ابو عبادہ ولید بن عبد البختری

(المتوفی ۲۸۴ھ) حماسہ کے مصنف ابو تمام کا ہم عصر اور عرب کا شہرہ آفاق شاعر تھا

۳۔ ابو العباس احمد بن محمد بن صالح التیمی المنصوری

آپ منصورہ کے باشندے تھے۔ بعد میں عراق فارس میں سکونت اختیار کی۔ ابو العباس کنیت تھی۔ داؤد الاصفہانی کے مسلک کے مشہور امام و محدث تھے۔ ان سے الحاکم ابو عبد اللہ الحافظ (صاحب مستدرک) نے روایت حدیث کی ہے اور فرمایا ہے کہ:

"میں نے بڑے بڑے علماء کو دیکھا ان میں سب سے زیادہ آپ ظریف الطبع تھے"[۲]

"المنصوری" کے عنوان کے تحت ابن ندیم لکھتے ہیں:

"ابو العباس کنیت، احمد نام تھا، محمد بن صالح کے فرزند، داؤد ظاہری کے مسلک کے پیرو تھے۔ اس مسلک کے جید علماء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ بہت سی بلند پایہ کتابوں کے مصنف تھے

---

[۱] آغانی ج ۱۲، ص ۸۶۰ [۲] سمعانی کتاب الانساب باب منصورہ ص ۲۴۳

جن میں بعض اعلیٰ پایہ کی ضخیم کتابیں ہیں۔ المصباع کبیر، کتاب احادی، کتاب السیر۔[1]

۴۔ ابو محمد عبداللہ ابن جعفر ابن مرۃ المنصوری المقری

آپ بھی ایک جیّد عالم اور اپنے دور کے مشہور محدث تھے۔ سمعانی لکھتے ہیں:

"آپ کا رنگ سیاہی مائل تھا۔ انہوں نے حسن ابن مکرم اور ان کے معاصرین سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے حاکم نے بھی روایت کی ہے۔"[2]

۵۔ حکیم ابراہیم بن فزارون

آپ بغداد کے مشہور حکیم تھے۔ بخلن بن عبد المہلبی کے ساتھ سندھ میں آئے۔ بہت عرصہ تک منصورہ میں قیام کیا۔ تاریخ الحکماء میں ان کے متعلق مرقوم ہے:

"اپنے دور کے مشہور طبیب تھے۔ فزارون کی اولاد میں سے تھے۔ عثمان بن عباد مہلبی کے ساتھ سندھ میں آئے اور کچھ عرصہ تک یہاں رہے پھر واپس چلے گئے۔ جب تک سندھ میں رہے مور کا گوشت کھاتے تھے۔"

عثمان بن عباد المہلبی ۲۱۲ھ میں سندھ کا والی مقرر ہو کر آیا ۲۱۶ھ میں واپس بغداد پہنچا۔

سیاسی و مذہبی مبلغین کا دورہ

علماء اور ادیبوں کے علاوہ بہت سے مبلغ بھی اپنے سیاسی اور مذہبی عقیدے نیز اپنی سیاسی و نیم مذہبی تحریکوں کی نشر و اشاعت کے لیے منصورہ میں وارد ہوتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلے میں عبداللہ الاشتر علوی بھی ۱۴۱۔۱۵۱ھ عمر بن حفص کے زمانہ میں اپنے مذہبی و سیاسی عقیدے کی نشر و اشاعت کے لیے "منصورہ" میں آئے تھے۔ لیکن کئی سالوں کے بعد شہید ہو گئے۔

خارجی فرقہ کا مشہور لیڈر حسان بن مجاہد ہمدانی بھی ۱۴۲ھ میں اپنے نظریے کی نشر و اشاعت کے لیے سندھ میں آیا تھا۔

منصورہ کی عام علمی اور مذہبی حالت کا نقشہ صاحب "احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم" شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن بشاری مقدسی متوفی ۳۷۵ھ نے جو بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ:

"یہاں کے باشندے لائق اور بامروت ہیں۔ اسلام ان کے ہاں سرسبز اور شاداب ہے۔ یہاں

---

[1] فہرست ابن ندیم ص ۳۶۸ [2] کتاب الانساب سمعانی ص ۲۴۳ باب منصورہ

اہل علم کی کثرت ہے۔ لوگوں میں ذہانت اور فراست پائی جاتی ہے۔ نیکی اور خیرات عام ہے۔ مسلمان زیادہ تر اہل حدیث ہیں ...... شہروں میں گو حنفی فقہاء بھی پائے جاتے ہیں لیکن مالکی اور حنبلی نہیں ہیں اور نہ ہی معتزلی ہیں لوگ صحیح اور سیدھی راہ پر گامزن ہیں" [1]

اس بیان سے بخوبی عیاں ہوتا ہے کہ "منصورہ" میں علم کا کافی چرچا تھا۔ دینی لحاظ سے مسلمان زیادہ تر مسلک "اہل حدیث" یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عامل تھے۔ مختلف مذہبی فرقوں کے واعظین کا وجود نہ تھا۔ اس وجہ سے نہ مذہبی اختلاف تھا اور نہ ہی مسلمانوں میں فرقہ بندی پائی جاتی تھی۔ لوگ ذہین نیک دل اور سچے تھے

مدارس

صاحب احسن التقاسیم کے ذریعہ منصورہ میں ایک دینی درسگاہ کا پتہ چلتا ہے۔ جہاں قاضی ابو محمد صاحب المنصوری کا درس جاری رہتا تھا۔ بشاری مقدسی ان کے ذکر میں لکھتے ہیں:

"میں نے یہاں قاضی ابو محمد منصوری کو دیکھا جو عامل بالحدیث امام ابو داؤد ظاہری کے مسلک پر تھا جنہیں اپنے مذہب میں امام کا درجہ حاصل تھا۔ ان کا حلقۂ درس ہوتا تھا۔ آپ بہت سی تصانیف کے مالک تھے جن میں بعض بہت اہم ہیں۔" [2]

منصورہ کی علمی کیفیت اور مذہبی ماحول اور اہل علم کی کثرت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ امام ابو محمد المنصوری کے مدرسہ کے علاوہ دیگر مدارس بھی ضرور ہونے چاہییں لیکن ان کی زیادہ اہمیت نہیں تھی۔ اس لیے تاریخ میں ان کے مدرسہ کے علاوہ کسی اور کا ذکر نہیں ملتا۔

تحصیل علم کا معیار اور دستار بندی

چوتھی صدی ہجری کے آخری سیاح علامہ مقدسی نے یہاں کے محدثین اور بعض صاحب تصانیف علماء کا ذکر کیا ہے۔ مگر طوالت کے خوف سے ہم تفصیل کو تو قلم انداز کرتے ہیں تاہم خاص طور پر توجہ دلانے کی بات یہ ہے کہ:

"اس تعلیم میں اخلاقی تربیت کا سب سے زیادہ لحاظ رکھا جاتا تھا۔ قرآن مجید میں جا بجا عمل صالح کی تاکید کی گئی ہے۔ اور اس زمانے میں جس قدر نامور علماء اور ائمہ دین گزرے ہیں وہ مسائل

---

[1] بحوالہ احسن التقاسیم ص ۱۸۴ [2] ایضاً

الٰہی میں فلسفیانہ موشگافی یا منطق کے دقیق مباحث کو زیادہ وقعت نہ دیتے تھے بلکہ عمدہ اخلاق اور اچھے اعمال ان کے نزدیک تحصیل علم کا صحیح معیار تھے۔ دستار بندی حاصل کرنے کے لیے تقوے اور سنت نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ) کی عملی پابندی مقدم شرط سمجھی جاتی تھی [۱]

عہدۂ قضاء

سندھ میں بھی دیگر مقبوضہ ممالک کی طرح شریعتِ اسلامی کا نفاذ کیا گیا اور قاضی مقرر کیے گئے۔ وہ شرع کے مطابق معاملات طے کریں۔ چنانچہ منصورہ میں عہدۂ قضاء کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ عرب، عراق کے مشہور عالم اسی منصب کے لیے آیا کرتے تھے۔ ربیع الاول ۲۸۲ھ میں بغداد سے محمد بن ابی شوارب منصورہ کے قاضی بن کر آئے۔ وہ ایک جید عالم اور عہدۂ قضاء کے لیے اپنی مثال آپ تھے۔ اگر وہ کچھ عرصہ منصورہ میں مزید رہتے تو ملک کو بہت بڑا فائدہ پہنچتا لیکن افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اور یہاں پہنچنے کے چھ ماہ بعد وفات پا گئے [۲]

تاریخ سندھ کا مصنف لکھتا ہے کہ:

"محمد بن ابی شوارب بھی انہی لوگوں میں سے تھے جو ۲۸۳ھ میں سندھ میں آکر آباد ہو گئے۔ بہت بڑے عالم تھے۔ عراق میں عموماً اور خاص کر بغداد میں لوگ ان کی بڑی قدر کرتے تھے خلیفہ بغداد، عباسی شہزادے ان کی صحبت سے فائدہ اٹھاتے تھے اور ان کی حاجت روائی بھی کرتے تھے۔ غالباً ان کے بیٹے علی بن محمد بن ابی شوارب منصورہ میں قاضی مقرر ہوتے ان کا خاندان بھی چوتھی صدی کے ابتدائی سالوں تک رہا جیسا کہ مسعودی نے لکھا ہے" [۳]

اسی سلسلے میں "مسلمانانِ کراچی و سندھ کی تعلیم" کے لائق مصنف سید مصطفیٰ علی بریلوی صاحب قدیم صوبہ سندھ کی علمی و تعلیمی ترقی کے عنوان باب اول میں تاریخ سندھ کے مصنف کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں:

موسیٰ بن یعقوب ثقفی قاضی ارور ان لوگوں میں سے ہیں کہ باوجود عرب ہونے کے۔ انہیں سندھی کہا جا سکتا ہے کیونکہ انہوں نے اپنی پوری زندگی سندھ ہی میں بسر کی۔ بہت بڑے عالم اور فقیہ تھے۔ ارور کے قاضی اور سندھ کے قاضی القضاۃ تھے۔ ان کا خاندان شمس الدین التمش کے زمانے تک موجود تھا۔ کتاب چچ نامہ ان ہی کے بزرگوں کی لکھی ہوئی عربی زبان میں

---

[۱] تاریخ سندھ جلد اول ص ۲۰۳ [۲] الکامل ابن اثیر، ج ۷، ص ۲۴۳ [۳] تاریخ سندھ بحوالہ المسعودی ج ا ص ۳۷۷